۲۲/ اگست ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے تیسرے رکوع کی تلاوت کی اور پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے کارخانے بڑے باریک در باریک ہیں اور جو ان کارخانوں کا مطالعہ کرتے ہیں وہ بڑے فائدے اٹھاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہمارے گھروں میں کئی ردی چیزیں نکلتی ہیں مگر جو عقل مند ہیں ان کے نزدیک کوئی ردی چیز نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کھلونے ردی ٹکڑوں کے بنتے ہیں۔ پھر جنہوں نے اس نظارہ قدرت میں اور بھی غور کی ہے وہ جانتے ہیں کہ تین لاکھ کوس ایک سیکنڈ میں بجلی کی لہر جاتی ہے۔ اسے ذریعہ خبر رسانی کا بنالیا ہے۔ اسی طرح پانی اور ہوا کی لہروں سے کام لیا ہے۔ لاکھوں کروڑوں من اسباب ریلیں اٹھا کر لے جاتی ہیں۔ یہ صرف پانی اور آگ سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ پھر دیکھو! ہم کس قدر بیٹھے ہیں اور ہر سال کتنا روپیہ مکان' خوراک' پوشاک' خط و کتابت پر خرچ کرتے ہیں اور یورپ بھیجتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ یورپ والوں کو ایک علم ہے۔ جب ایک تھوڑے سے علم کی خاطر ہم ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ایک مومن کی' جسے دینی علم دیا گیا ہے' کس قدر قدر ہونی

چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو ایک نعمت بخشی تھی۔ تعجب ہے کہ مسلمانوں نے صرف منہ سے کہہ دینا' کہ ہم تو مومن ہیں' کافی سمجھا ہے۔ ایک رنڈی بھی کہتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ غور کرو تم نے مسلمان کہلا کر جھوٹ سے اپنے آپ کو کس قدر بچایا۔ تکبر سے' فضولی سے کتنی دوری اختیار کی۔ آجکل کی تعلیم پر کتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں اور ایک موہوم کامیابی کی امید پر۔ اور اس کے مقابل میں دین پر کیا خرچ کرتے ہیں جس میں کامیابی یقینی ہے۔

میرے پاس ایک معزز پادری آئے۔ دیسی تھے۔ ان کو مشورہ طبی کی ضرورت تھی۔ بیٹا جوان تھا۔ جب میں نے نسخہ بتایا تو ساتھ ہی میں نے کہا کہ چونکہ آپ پادری ہیں اور ہر چیز کھالیتے ہیں اس لئے کچھ پرہیز بھی بتاتا ہوں۔ کہنے لگے آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہے؟ میں نے کہا میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ عیسائی ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے ہم تو ہندو ہیں۔ ہمارے بچے بہت ہیں۔ ان کی تعلیم کا خرچ کہاں سے لائیں؟ اس لیے مصلحتاً ہم سب کے سب عیسائی کہلاتے ہیں ورنہ ہم تو ماس بھی نہیں کھاتے۔ لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے روپیہ مل جاتا ہے اس لئے پادری کہلاتے ہیں۔ میں نے کہا ان کے مذہب سے کچھ سروکار نہیں؟ کہا ہر گز نہیں۔ ان کی یہ بات سن کر مجھے حیرت ہوئی۔

ہماری پاک کتاب میں لکھا ہے کہ انسان اگر متقی بن جائے' مومن ہو' فضولی نہ کرے' سنوار والے کام کرتا رہے تو اللہ وعدہ کرتا ہے کہ اسے اعلیٰ سے اعلیٰ مکان' طیب سے طیب رزق دے گا۔ پس اس پادری کی طرح فریب و دغا کی کیا ضرورت تھی؟ دنیا کے آرام کے لئے بھی سچا مومن بن جانا کافی ہے۔

ان نعماء جنت کا بیان کر کے فرماتا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کی مثال تو ان کے مقابل میں مچھر کی سی ہے۔ یعنی دنیا کی چیزوں کی بہشت کی نعمتوں کے سامنے ایک پشہ کی برابر بھی حقیقت نہیں۔ ایسی مثالوں سے مومن حق کو پالیتا ہے۔ اور کافر کہتا ہے تمثیلوں سے کیا فائدہ۔ بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں مگر گمراہ وہی ہوتے ہیں جو فاسق ہوں۔ فاسق کس کو کہتے ہیں؟ جو اللہ کے حکموں کو' جو بڑی مضبوطی سے دیئے گئے' توڑ دیتا ہے۔ جن سے خدا کہتا ہے تعلق کرو' ان سے قطع کرتا ہے۔ اور جن سے کہتا ہے بے تعلق رہو' ان سے تعلق جوڑتا ہے۔ مسلمانوں میں بھی میں نے بہت دیکھے ہیں جو اپنے رشتہ داروں سے بے تعلق' پڑوسیوں سے جھگڑتے ہیں مگر غیروں سے محبت رکھتے ہیں۔ اپنے اساتذہ' اپنے بزرگوں سے قطع تعلق کر لیتے ہیں مگر ایک اجنبی شخص کو جس کا کوئی تعلق نہیں اپنی جان تک دینے کو حاضر رہتے ہیں۔ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہ لوگ خَاسِرُوْنَ' گھاٹا پانے والے ہیں۔

میرے پیارو! مولا کا تم پر بڑا فضل ہوا۔ تم کچھ نہ تھے۔ مولیٰ کریم نے تم کو حیات دی۔ اسی نے طاقت دی۔ اسی نے ایمان کی راہیں بتائیں۔ نبی کی اتباع کی توفیق دی۔ پھر تم زندہ ہو گئے۔ پھر موت آنے والی ہے۔ پھر زندگی ہو گی۔ پھر حضرت حق سبحانہ کے دربار میں حاضر ہو گے۔

اللہ نے تمہارے سکھ' تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی۔ یہاں تک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اٹھاتے ہیں۔ غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کے لئے ہے۔ سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو اپنے تخت حکومت پر بے عیب قائم ہے۔ اس نے سات آسمان بنائے۔ سات کا عدد بڑا کامل عدد ہے۔ اس کے اجزا میں طاق بھی ہیں' جفت بھی ہیں۔ پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے چھ مراتب پورے کرکے حتیٰ کہ آجکل کی تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں۔ مگر چونکہ کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانون قدرت ہے اس لئے انھوں نے بھی پرائمری' مڈل' انٹرنس' ایف اے' بی اے' ایم اے' چھ درجے بنائے۔ پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے۔ زمین کو درست کرنا' پھر پانی دینا' پھر بیج ڈالنا' اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی کونپل نکلتی ہے۔

دنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں باوجود اتنے بڑے مذہبی و قومی و ملکی اختلاف کے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کا بنانے والا ہر چیز کا عالم ہے۔ اس کی کتاب کی اتباع کرو گے سکھ پاؤ گے۔ اسے ناراض کرکے دکھ اٹھاؤ گے۔ اس کو راضی کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کے کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں؟ تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔ "رہنا دریاواں وچ تے مگر مچھاں نال ویر"۔ جب ایک معمولی حکم کی مخالفت بھی عیش کو تلخ کر دیتی ہے تو اس احکم الحاکمین کی مخالفت میں ضعیف البنیان انسان کیونکر آرام پا سکتا ہے؟

اللہ تمہیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔ ہم بہت قرآن' بہت نکتے معرفت کے سناتے ہیں مگر بیمار کو تو عمدہ سے عمدہ کھانا بھی کڑوا لگتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ ہماری ان باتوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہوں گے کہ یہ نقص ہے۔ اللہ نیکی اور عمل کی توفیق بخشے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ۔ میں اللہ ہی کا شکر کرتا ہوں جس نے حق سنانے کے لئے اتنے آدمی جمع کر دیئے۔ اس کا منشاء نہ ہوتا تو میں جمع نہ کر سکتا تھا۔ باقی تم ہمارا کہنا مان لو اور اس کے مطابق عملدر آمد اللہ کی مدد سے ہو سکتا ہے۔ جو مشکلات در پیش ہوں وہ سب اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس کا علاج تمام انبیاء نے استغفار بتایا ہے۔ وَنَسْتَغْفِرُہٗ نفس کی شرارتوں سے اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ جب اللہ کی راہوں پر چلو گے وہ دستگیری کرے گا اور اگر اس کا قانون توڑو گے تو کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ کو تم یاد کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ۔ اللہ سے بہت دعائیں مانگو۔ وہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

ایک ہمارے دوست ہیں۔ دور دراز سفر کو جانے والے' تم سب ان کے لئے دل سے دعا کرو۔ وہ دین کا خادم بنے۔ صحت و عافیت سے پہنچے۔ اس ملک میں دین کا کام کرے۔ دین کا خادم بنے اور دین کے خادم بنائے۔

کچھ ہمارے بہت پیارے مصر میں بھی گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرو۔ اللہ انہیں دین کا خادم بنائے۔ اللہ ان پر راضی ہو۔ وہ دین اسلام کے خیر خواہ ہوں۔ ان کے کلمات کو اللہ تعالیٰ بابرکت بنائے۔ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیش در بیش توفیق بخشے۔ قرآن کے خادم ہوں۔ محمد رسول اللہ کے خادم ہوں۔ اللہ کو راضی کرنے والے ہوں۔ کچھ پیارے مصر میں آگے بھی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرو۔ پھر تین' چھ' نو لنڈن میں بھی ہیں۔ ان کے لئے دعا کرو۔ ان کے وجودوں کو بابرکت بنائے۔ ان کے کلام میں برکت ڈالے۔ دین کی خدمت کریں۔ ان لوگوں میں سے کچھ پڑھتے ہیں' کچھ کام کرتے ہیں' کچھ تبلیغ کے لئے ہیں' سبھی مجھے پیارے ہیں۔ خواجہ کا نام تو تم جانتے ہو۔ فتح محمد ہے۔ نور احمد ہے۔ یہ تو ایک جماعت ہے۔ ملک عبدالرحمٰن ہے۔ ظفر اللہ ہے۔ عباد اللہ ہے۔ محمد اکبر ہے۔ ایک بزرگ دوست کی اولاد ہے۔ اللہ ان سب کو پسند کرے۔ دین کی جماعت بنائے۔ چائنا میں بھی ہمارے ایک دوست گئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کرو۔ (الفضل جلد ۱ نمبر ۱۱ --- ۲۷/ اگست ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆